پروفیسر محمد امین

تفسیر اور مُفسّر

تفسیر فہم قرآن کا ایک ذریعہ ہے بالخصوص ان لوگوں کے لئے جنکی مادری زبان عربی نہیں۔ ان کے لئے تفسیر مطالعۂ قرآن کا واحد اور اہم ذریعہ ہے۔ غیر مسلم بھی تفسیر کے ذریعے سے قرآن کے مطالب سے واقفیت پیدا کر سکتے ہیں۔ اس لحاظ سے مفسرین کی خدمات قابلِ تحسین ہیں۔

تفسیر، فسر سے نکلا ہے۔ جس کے معنیٰ ہیں کھول کر بیان کرنا ــــــ تشریح کرنا۔ اس طرح تفسیر کے معنی تشریح کے ہوئے۔ اصطلاح میں تفسیر سے مراد قرآن مجید کے مضامین، مفاہیم اور مطالب کی تشریح کرنا ہے۔ تفسیر ایک باقاعدہ فن ہے، علم ہے۔ جس کے مفسّرین نے الگ سے اُصول متعین کئے ہیں اور اسے اصولِ تفسیر کا نام دیا گیا ہے۔ حضرت شاہ ولی اللہؒ نے الفوز الکبیر فی اصول التفسیر میں تفصیل کے ساتھ ان اصولوں کا جائزہ لیا ہے۔ صرف وہی شخص مفسّر بننے کا حق ادا کر سکتا ہے۔ جسے عربی زبان، قرآن کے جُملہ مضامین اور ان سے متعلقہ علوم پر دسترس حاصل ہو۔

عہدِ رسالت میں تفسیر کی ضرورت محسوس نہیں کی گئی۔ کیونکہ جب بھی کوئی مسئلہ درپیش ہوتا، صحابہؓ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے رجوع کرتے، اور ان سے استفسار فرماتے۔ آپ کی وفات کے بعد چند صحابہؓ کرام تفسیر کا فرض ادا کرتے رہے۔ تاریخ میں انکی تعداد دس بتائی گئی ہے، جن میں خلفائے راشدین کے علاوہ حضرت عبداللہ بن عباس کو اہم مقام حاصل ہے۔

وقت گزرنے کے ساتھ جب نئے مسائل پیدا ہو گئے تو تفسیر کی ضرورت محسوس کی جانے لگی، جب اسلام غیر عرب اقوام تک پہنچا تو اسکی ضرورت اور بھی شدت سے محسوس ہونے لگی۔ پھر قرآن کا ترجمہ اور تفسیر اور بھی ضروری ہو گئی۔ یہ معلوم نہیں کہ پہلی تفسیر کب اور کہاں لکھی گئی بہرحال عباسی دور میں مفسرین کی ایک خاصی تعداد نظر آتی ہے اور چند تفسیریں بھی ملتی ہیں، طبری جو ایک مشہور مؤرخ ہیں ان کی تفسیر" جامع البیان فی تفسیر القرآن" بڑی مشہور ہے۔ طبری کا

پورا نام ابو جعفر محمد بن جریر بن یزید بن کثیر بن غالب الطبری ہے۔ طبرستان کے باشندے تھے ۲۲۳ھ میں پیدا ہوئے۔ بلادِ اسلامیہ کا سفر کیا۔ علوم و فنون حاصل کئے اور ۳۱۰ھ میں وفات پائی ـــــــ

اگر ہم تفاسیر کو سامنے رکھیں، تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ ہر مفسّر نے اپنے انداز میں تفسیر لکھی ہے۔ جن مفسّرین کو فقہ سے دلچسپی تھی، انہوں نے قرآن سے فقہی مسائل کا حل ڈھونڈا ہے متکلمین نے کلام اور فلسفے کی بحثیں چھیڑی ہیں۔ صوفیاء نے قرآن کے حوالے سے تصوّف کے مسائل پر بحث کی ہے۔ اس طرح تفسیر کئی رنگوں میں لکھی گئی ہے۔ بالعموم تفسیر کے دو طریقے بیان کئے جاتے ہیں۔ تفسیر بالروایت اور تفسیر بالرائے۔ تفسیر بالروایت میں روایت سے تفسیر لکھی جاتی ہے۔ احادیث اور دیگر روایات جن میں گزشتہ مفسّرین کی آراء بھی شامل ہوتی ہیں، کی مدد سے تفسیر کی جاتی ہے۔ تفسیر بالرائے میں مفسر اپنی عقلی رائے رکھتا ہے۔ لیکن اب یہ دونوں طریقے اکٹھے ہو گئے ہیں، اور ایک ہی تفسیر میں یہ دونوں انداز پائے جاتے ہیں بعض مفسرین نے قرآن سے متعلقہ علوم سے دلچسپی کا اظہار کیا ہے، مثلاً ارض القرآن، علامہ سلیمان ندوی کی "ارض القرآن" مشہور ہے۔

ابوالسعود جن کا پورا نام محمد بن محی الدین محمد بن العماد مصطفیٰ العمادی قسطنطنیہ کے قریب ۳۰ر دسمبر ۱۴۹۰ء میں پیدا ہوئے۔ انہوں نے ایک مدرس کی حیثیت سے ابتداء کی۔ استنبول میں قاضی رہے۔ پھر مفتیٔ اعظم اور شیخ الاسلام مقرر ہوئے۔ انکی تفسیر "ارشاد العقل السلیم" کو بڑی شہرت حاصل ہوئی۔ عہدِ حاضر میں مصر کے شیخ طنطاوی کی تفسیر بڑی مقبول ہے جو ۲۶ جلدوں میں لکھی گئی ہے۔ اس میں شیخ نے جدید علوم اور سائنس کے جا بجا حوالے دیئے ہیں۔

ابوالفدا حافظ ابن کثیر کی تفسیر، تفسیر القرآن العظیم جو تفسیر ابنِ کثیر کے نام سے مشہور ہے بڑے پائے کی تفسیر ہے۔ جلال الدین سیوطی کی الدر المنثور فی التفسیر الماثور سالہا سال تک مدارس میں پڑھائی جاتی رہی۔ امام فخر الدین رازی کی مفاتیح الغیب، بیضاوی کی انوار التنزیل و اسرار التاویل اسے عرفِ عام میں تفسیر بیضاوی بھی کہتے ہیں۔ آلوسی کی روح المعانی، علامہ زمخشری کی کشاف بڑی علمی تفسیریں ہیں۔ جلال الدین سیوطی اور جلال الدین المحلی کی لکھی ہوئی جلالین برسوں تک درس

نظامیہ میں شامل رہی ۔

ہندو پاک کے مسلمانوں نے تفسیر کے میدان میں بڑا کام کیا ہے ۔ ان کی خدمات ناقابلِ فراموش ہیں ۔ اُنہوں نے عربی فارسی اردو ۔ انگریزی کے علاوہ علاقائی زبانوں میں بھی تفسیریں لکھی ہیں عربی میں نظام نیشاپوری دولت آبادی جو دولت آباد دکن میں رہے ، کی غرائب القرآن ، میاں جی کی تفسیر المحمدی ، ملا جیون کی التفسیرات لاحمدیہ فی بیان الآیات الشرعیۃ ، قاضی محمد ثناء اللہ پانی پتی کی تفسیر مظہری اور علامہ انور شاہ کشمیری کی مشکلات القرآن بڑی اہمیت کی حامل ہیں ۔ ان کے علاوہ علامہ فیض کی سواطع الالہام بھی قابلِ ذکر ہے ۔ جو انکی زبان پر قدرت کا کامل ثبوت ہے اس تفسیر میں علامہ فیض نے ایسے الفاظ استعمال کئے ہیں جو بغیر نقطوں کے ہیں ۔ یہ غیر منقوطہ تفسیر ایک ادبی شہ پارہ بھی ہے ۔ فارسی میں شاہ عبدالعزیز دہلوی کی فتح العزیز قابلِ ذکر ہے ۔ جو تفسیر عزیزی کے نام سے معروف ہے ۔

اردو میں پہلا تشریحی ترجمہ حکیم محمد شریف خان نے لکھا ۔ شاہ عبدالقادر اور شاہ رفیع الدین کے ترجمے بھی قابلِ ذکر ہیں شیخ محمود حسن اور علامہ شبیر احمد عثمانی کا ترجمہ تشریح بڑی مقبول ہے ۔ عبدالحق حقانی کی تفسیر حقانی اور مولانا اشرف علی تھانوی کے بیان القرآن کو بڑی شہرت حاصل ہوئی ۔ مولانا احمد رضا خان بریلوی نے بھی اپنے انداز میں ترجمہ اور تفسیر بیان کی ہے ۔ تفسیر کے باب میں مولانا عبیداللہ سندھی کا نام بھی انفرادیت کا حامل ہے ۔ عبدالسلام اور آغا شاعر قزلباش دہلوی نے منظوم تفسیریں لکھی ہیں ۔ ان کے علاوہ بھی کئی شعراء کی کوششیں قابلِ قدر ہیں ۔ ابوالکلام آزاد کی ترجمان القرآن ایک علمی تفسیر ہے ۔ جس میں اُنہوں نے جدید تحقیقات کی روشنی میں بعض مسائل حل کئے ہیں ۔ سورۃ فاتحہ کی تفسیر جو ام الکتاب کے نام سے چھپ چکی ہے ۔ زندہ جاوید تفسیر ہے ۔ تحقیق کے ساتھ ساتھ اُنہوں نے بڑی ادبی زبان استعمال کی ہے ۔ ان کی زبان میں ادبی چاشنی ہے ۔ اس انداز کی ایک تفسیر عبدالماجد دریا بادی نے بھی لکھی ہے ۔ جس کا ترجمہ بڑا رواں ہے ۔ اور حواشی بڑے جامع ہیں ۔ یہ تفسیر مختصر ہے اور حواشی پر مشتمل ہے ۔ لیکن حواشی علمی اعتبار سے بڑے جامع ہیں ۔

ہمارے زمانے میں پاکستان میں بھی بڑی اعلیٰ پائے کی تفسیریں لکھی گئی ہیں ۔ علامہ عنایت اللہ

مشرقی جدید اور قدیم علوم کے ماہر تھے۔ انکی تفسیر "تذکرہ" میں جدید سائنسی حوالے موجود ہیں۔ تذکرہ کے کچھ حصوں کا ترجمہ اُردو میں بھی ہو چکا ہے۔ مفتی محمد شفیع اور مولانا محمد ادریس کاندھلوی دونوں کا شمار جید علماء میں ہوتا ہے۔ وہ دینی اور دنیوی علوم پر حاوی تھے۔ دونوں نے معارف القرآن کے نام سے علیحدہ علیحدہ تفسیریں لکھیں۔ جو عظیم علمی سرمایہ ہے۔ اسی طرح سید ابوالاعلیٰ مودودی نے تفہیم القرآن کے نام سے تفسیر لکھی۔ یہ تفسیر نہایت سلیس، سادہ، اور منطقی زبان میں لکھی ہے۔

تفسیر لکھنے کے علاوہ ہمارے یہاں عربی اور فارسی کی تفسیروں کے ترجمے بھی ہوئے ہیں۔ یہ اپنی جگہ بہت بڑی خدمت ہے۔ اردو کا عام قاری بھی ان سے استفادہ کر سکتا ہے۔ اور تراجم کا یہ سلسلہ ابھی جاری ہے۔ تفسیر ابن کثیر، تفسیر بیضاوی اور تفسیر طبری کے ترجمے ہو چکے ہیں، اور عام دستیاب ہیں۔ شاہ ولی اللہ کی الفوز الکبیر کا ترجمہ بھی میسر ہے۔

بقیہ از ۲۸

"آدھا تیتر اور آدھا بٹیر" —— نہیں چلے گا۔

سب ہی مجھ سے کہتے ہیں رکھ نیچی نظر اپنی
انہیں کوئی نہیں کہتا نہ نکلو یوں عیاں ہو کر!

اور نفیس خلیلی مرحوم خوف زدہ ہو کر فرماتے ہیں:

مسلمان عورت ہے یا کہ مرغِ آبی
کہ سینے کو تانے چلی آ رہی ہے
زمیں بارِ عصیاں سے تھرّا رہی ہے

مومنین اہل سنت والجماعت کیلئے ایک عظیم علمی تحفہ
کتاب نمازِ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
جس میں
- دلکش ترتیب۔
- اُردو خواں حضرات کیلئے مدنی تحفہ جس کی افادیت مسلّمہ ہے
- امام ابوحنیفہؒ کی علمی عظمت، فلسفیانہ انداز استدلال اور سنت سے والہانہ وابستگی کی ایک جھلک۔
- مسائل قرآن مجید، احادیث مبارکہ اور آثار صحابہؓ سے مدلّل۔
- پیغمبر عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی عملی نماز کی واضح تصویر
- مستند مآخذ، علمی سرمایہ، عام فہم اندازِ بیان۔

تالیف: الشیخ محمد الیاس فیصل مدینہ منورہ
تقدیم: الشیخ محمد شفیق اسعد

سُنّی پبلی کیشنز
پوسٹ بکس نمبر ۶۶، لاہور
ہر اچھے بک سٹال سے یا براہ راست ہم سے طلب کریں
قیمت ۵۱ روپے